© rasailojaraid.com

تاریخِ انسانیت کا جامع ترین انقلاب

سیّد اسعد گیلانی

دنیا کے انقلابات کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ انقلاب کو دیکھا جائے تو منصف مزاج انسان یہ تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس قدر جامع، کلّی، ہمہ گیر اور ظاہر و باطن میں غالب و نافذ حضورؐ کا نافذ کردہ انقلاب ہے اس کے مقابلے میں دوسرے انقلابات قطعاً نامکمل اور ادھورے ہیں۔ دوسرے انقلابات تو بس زیادہ سے زیادہ عارضی طور پر ایک گروہ کے ہاتھ سے دوسرے گروہ کے ہاتھ میں انتقالِ اقتدار کے عمل کا نام ہے۔

اگر کوئی انسان ۲۳ سال پہلے عرب سے باہر چلا گیا ہوتا اور ۲۳ سال بعد یکایک وہ مکہ، مدینہ اور ان علاقوں میں لوٹتا جہاں حضورؐ نے انقلاب برپا فرما دیا تھا، تو اسے اپنی آنکھوں پر اعتماد کرنا مشکل ہوجاتا۔ اس کے لیے یہ باور کرنا دشوار ہوجاتا کہ وہ اسی علاقے اور انھی لوگوں کے درمیان واپس آیا ہے جنھیں چھوڑ کر وہ گیا تھا۔ اس مختصر عرصے میں جو زبردست تبدیلی فرد فرد کے اخلاق، اعمال، گفتار، رفتار، کردار اور معاملات میں آگئی تھی، اسے صرف معجزاتی قلبِ ماہیت ہی کہا جاسکتا ہے۔ عورتیں، مرد، بوڑھے، بچے، گلیاں، بازار، مجالس اور کاروبار ہر چیز ہی یکسر تبدیل ہوگئی تھی۔ ان کے لہجے، ان کے معمولات، ان کی دل چسپیاں، ان کے ذوق وشوق اور مصروفیات سبھی کچھ بدل گیا تھا۔ مسجد کے نام سے ایک نیا ادارہ وجود میں آگیا تھا جو ہر محلے اور ہر بستی میں موجود تھا اور جس میں لوگ علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ خدا اور رسولؐ کی تعلیمات کے چرچے، قرأتِ قرآن کی مجالس، علمی مشاغل کے مباحثے، جنگ و جدل کے بجاے جہاد فی سبیل اللہ کی باتیں، گپ بازی کے بجاے اوراد و وظائف، تضیعِ اوقات کے بجاے پانچ وقت کی نمازیں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کے ساتھ وضو اور پاکیزہ مجالس کا اہتمام، جمعہ کو ہفتہ وار اجتماعات اور ملکی اور ملّی مسائل پر کھلے مباحثے۔ ناپ تول میں عدل، اوزان میں انصاف، باہمی انسانوں میں برابری اور مساوات، نہ نسل کا فخر اور نہ قبیلے کا زعم، نہ زبان کی برتری کے دعوے اور نہ رنگ کی سفیدی کا غرور۔ سارے انسان خدا کی مخلوق، ساری خدائی خدا کا قبیلہ، سارے انسان خدا کے بندے اور ان سب کا تنہا وہی ایک معبود جس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے۔

غلط بیانی اور جھوٹ کے بجائے ہر طرف صداقت شعاری کا سکّہ رواں، وعدے کی پابندی، لین دین کا کھرا پن، خدا ترسی اور خدا خوفی کی کیفیت، نہ فحش باتیں اور نہ فحش کاری کے اڈے، نہ بے پردگی اور نہ بے حیائی، نہ مجالس میں بیہودہ گوئی اور نہ ایران و توران کی بے ہودہ داستانیں اور یاوہ گویاں، نہ باپ دادا پر فخر کے قصے اور نہ اپنی بڑائی کی ڈینگیں۔ سب سے بڑا نام صرف اللہ کا اور اس کے رسولؐ کے طریقے کی پیروی کا اہتمام ہی سب سے اعلیٰ طرزِ عمل قرار پایا۔

ہر طرف نظم و ضبط کا اہتمام، عدالتیں موجود لیکن جرائم نابود۔ اور اگر کسی سے کوئی خطا ہو جائے تو متعلقہ فریق سے معافی حاصل کرنے میں سبقت یا عدالت کے سامنے خود اعترافِ خطا۔ عدالتیں سب کے لیے مساوی، خلیفہ سے لے کر عام انسان تک سب برابر، کسی کے درمیان کوئی امتیاز موجود نہیں۔

دکان دار خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں، ناجائز نفع اندوزی کا تصور بھی غائب، ناقص مال دینے کا سوال ہی نہیں۔ اگر کسی شے کا نقص گاہک سے پوشیدہ رہ گیا تو اس کے گھر تک پہنچ کر نقص کی وضاحت اور اس کی نسبت سے قیمت میں کمی یا مال کی واپسی۔ بزرگوں میں شفقت اور تعلیم و تربیت کا جذبہ، چھوٹوں میں ادب و احترام اور نصیحت حاصل کرنے کا احساس۔ آجر مزدور سے زیادہ حسّاس کہ اس کا حق اس کے ذمے رہنے نہ پائے اور اجیر آجر سے زیادہ حسّاس کہ اُجرت کے مطابق کام سرانجام پائے۔ سپاہی جہاد فی سبیل اللہ کے جذبے سے سرشار اور اس کے لیے دین کی سربلندی کے لیے خدا کی راہ میں لڑنا، دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بہتر۔ ہمسایے میں یہ احساس زندہ و بیدار کہ اس کا ہمسایہ بھوکا نہ سونے پائے اور اس کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ غرض فرد فرد سر سے پا تک اور ظاہر سے باطن تک اس طرح بدل گیا کہ جیسے پہلے انسانوں کی آبادی وہاں سے منتقل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر کے کوئی دوسری انسانی آبادی وہاں لاکر بسادی گئی ہو۔ ہرانسان احساسِ ذمہ داری، خدا کے سامنے جواب دہی، حق شناسی اور ادائیگی فرض سے سرشار اور پورا معاشرہ اسی کیفیت سے معمور۔

پوری جماعت اس اصول پر عمل پیرا کہ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ تَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ ؕ (اٰل عمرٰن ۳:۱۱۰)، اور جماعت کا فرد فرد اُدۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً کی تصویر، اپنی زندگی کے گوشے گوشے کا نگراں کہ وہ دین سے باہر رہنے نہ پائے۔ شراب کا حکم نازل ہوا تو چند گھنٹے کے اندر پوری مملکت میں ظاہر و باطن نافذ اور ساری سلطنت شراب سے ایسی پاک ہو جائے کہ پھر وفادار مسلمان کے لیے شراب کا تصور بھی نہ کیا جاسکے۔ پردے کا حکم نازل ہو تو چند گھنٹے کے اندر اندر ہر ہر بالغ عورت مستور ہو جائے۔ نبیؐ کی آواز سے بلند تر آواز کرنے کے نتیجے میں اعمال ضائع ہونے کا خطرہ یاد دلایا جائے تو بڑے بڑے بلند آواز صحابہؓ سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگے اور جن کی فطری آواز بلند ہو وہ روئیں کہ ہمارے اعمال ضائع نہ ہو گئے ہوں۔ خلافت کے لیے جوڑ توڑ اور سازش تو دُور کی بات ہے۔ ابوبکرؓ صدیق کو خلیفہ بنا ڈالا گیا تو وہ روتے تھے کہ کاش اس ذمہ داری کے مقابلے میں مَیں پرندہ ہوتا کہ آخرت میں اُمتِ محمدی کی جواب دہی مجھ پر نہ ہوتی۔ میں گھاس کا تنکا ہوتا کہ تنور میں جلایا جاتا اور خدا کے ہاں بازپُرس سے بچ جاتا۔ خلیفہ کو پانی طلب کرنے پر کسی نے شہد پیش کر دیا تو اس بات پر رو پڑے کہ کہیں دنیا مجھ سے نہ لپٹ جائے۔ امیرالمومنینؓ کو نفس کی بڑائی کا ڈر ہوا تو منبر پر چڑھ گئے اور کہا: ”عمر وہی تو ہے جو اپنی خالہ کی بکریاں مکہ کی وادی میں چرایا کرتا تھا“۔ حضرت علیؓ ڈاڑھی ہاتھ میں لے کر رویا کرتے اور کہتے کہ: ”اے دنیا! میں تجھے طلاق دے چکا، مجھ سے دُور رہ، تیرا آغاز شیریں اور تیرا انجام حسرت و یاس ہے“۔

غرض وہ انقلاب جو ۲۳ سال میں برپا ہوا، جس کے لیے حضور اکرمؐ نے آٹھ سال کی مدت میں ۲۷ غزوات کیے۔ گویا تقریباً ہر سال میں تین بار جہاد اور جس کے لیے حضورؐ نے اتنی سی مدت میں ۵۵ جہادی لشکر اپنے ساتھیوں کی سرکردگی میں روانہ کیے۔ جس انقلاب کے دوران حضورؐ ہر لمحہ مستعد اور تیار رہے، جس میں مدنی زندگی کی کش مکشِ جہاد میں ہر چند دن کے بعد ایک مہم لازماً درپیش رہی اور یہ آٹھ سالہ زندگی پوری جنگی کیمپ کی سی زندگی بن کر گزری۔ اخلاق و اعمال و کردار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا، عادات واطوار کا، ظاہر و باطن کا، معمولاتِ زندگی اور پوری انسانی قلب ماہیت کا یہ انقلاب ایسی ہی زندگی میں رُونما ہوا جس میں آٹھ سال کے پورے عرصے میں ہر ۳۵ دن کے بعد کسی نہ کسی دشمن کی طرف سے کوئی نہ کوئی جنگی مہم درپیش ہوتی تھی۔ دن کو جنگی تیاریاں اور لشکروں کی روانگی اور راتوں کو چوکی پہرے اور مشورے ہوتے تھے۔ ان حالات میں اللہ کی اس زمین پر حضور اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ کی خالص تائید اور نصرت سے ایسا ہمہ گیر انقلاب برپا کیا۔

انسان سوچتا ہے کہ جس آٹھ سالہ مہماتی زندگی میں تقریباً ہر مہینے میں ایک جنگ درپیش ہوتی ہو اس میں خون خرابے اور تباہی و بربادی کا کیا حال ہوگا، لیکن مؤرخین نے حضور اکرمؐ کے ساتھیوں اور فریق مخالف کے اس جنگی انقلاب کا افرادی نقصان کے لحاظ سے جو نقشہ پیش کیا ہے [اس سے یہ ثابت ہوتا ہے] کہ اس حیرت انگیز اسلامی انقلاب میں کُل انسان جو کام آئے ہیں وہ صرف ۹۱۸ ہیں.... کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اس سے بڑا غیرخونی انقلاب (bloodless revolution) بھی آج تک دنیا میں کبھی کوئی برپا ہوا ہے جس کے ذریعے انسان کا ظاہر و باطن ہی بدل جائے، معاشرہ سر سے پا تک تبدیل ہو جائے اور اس کی قدریں تک بدل جائیں۔ نظامِ مملکت اور نظامِ معیشت و سیاست سب کچھ بدل جائیں اور ۸۲ جنگوں میں صرف ۹۱۸ افراد کام آئیں۔

اس انقلاب نے انسانی تاریخ پر وہ خوش گوار اثر ڈالا ہے کہ پھر اس کے بعد ہی انسان سمجھ سکا ہے کہ وہ انسان اور اشرف المخلوقات ہے اور زمین پر وہ ایک ذمہ دار مخلوق اور خدا کا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد ہی انسان کو کائنات کی حقیقت سے آگاہی ہوئی ہے اور اس نے کائنات اور اس کی ماہیت اور اس کے مالہ وماعلیہ پر غور کرنا اور اسرارِ فطرت کے انکشاف اور علومِ طبعی کے رُموز کی طرف پیش قدمی شروع کی ہے۔ اس انقلاب کے ذریعے حضورؐ نے جو نظام قائم فرمایا اس کی برکات صدیاں گزر جانے کے بعد آج بھی انسانی سینوں میں گونجتی ہیں۔ اس کے دیے ہوئے اخلاق، اس کا عطا کردہ تہذیب و تمدن، اس کی فراہم کردہ اخلاقی قدریں، انسان کے لیے اس کا دیا ہوا نظامِ زندگی فی الحقیقت ہلاکت خیز، ہتھیاروں کی بہتات کے درمیان ابرِ رحمت کا سایہ ہے۔ یہ نظام لرزاں و ترساں انسانیت کے لیے واحد پناہ گاہ، انسانیت کے لیے فخر و مباحات کا واحد ذریعہ، انسان کا زمین پر واحد قیمتی سرمایہ اور شرفِ انسانیت کے ماتھے پر جھومر ہے۔ صرف یہی ایک نظام ہے جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنی ساری عملی تفصیلات کے ساتھ اس طرح موجود ہے کہ اسے سرِعام پڑے ہوئے خزانے کی طرح ہر وقت اُٹھا کر کاروبارِ زندگی میں لگایا جاسکتا ہے۔ وہ ہر دم زندہ، پایندہ اور تابندہ تر ہے اور انسانیت کے جدید ترین مسائل آج بھی اسی طرح حل کرسکتا ہے جس طرح اس نے اپنی آمد پر حل کردیے تھے.... اس انقلاب نے انسان کو زمین پر خدا کا خلیفہ بنایا اور عمل و کردار میں اسے فرشتہ سیرت بنادیا اور یہ کام صرف ۲۳ سال کی مدت میں سرانجام پایا۔ اس انقلاب کو برپا کرنے والی سراپا رحمت ہستی کو اب ہم خاتم النبیینؐ اور رحمۃ للعالمینؐ نہ کہیں تو پھر کیا کہیں! (رسول اکرمؐ کی حکمت انقلاب، ص ۶۵۳-۶۶۰)

ربیع الاول کے مبارک مہینے میں سیرت النبی پر ہماری مختصر کتابیں — خریدیے، تحفہ دیجیے، تقسیم کیجیے

کتاب	مصنف
احادیث قدسیہ	ابومسعود اظہر ندوی
رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں	ابومسعود اظہر ندوی
سیرت ﷺ کا پیغام	سید مودودیؒ
اللہ کے رسول محمد ﷺ	سید مودودیؒ
سیرت ﷺ کے تقاضے	سید مودودیؒ
رسول اللہ ﷺ کا معیارِ زندگی	سید اسعد گیلانی
کلام نبوی ﷺ کی کرنیں	مولانا عبدالمالک
سیرتِ پاک ﷺ کا تاریخی کردار	پروفیسر خورشید احمد
The Message of Muhammad	پروفیسر خورشید احمد
خطباتِ رسول ﷺ	رفیع الدین ہاشمی
محمد ﷺ	راما کرشنا راؤ
سیرتِ محمدی ﷺ دُعاؤں کے آئینے میں	ابوالحسن علی ندوی
جلالِ نبوی ﷺ	عبدالحمیدؒ
جنت کا سفر	خرم مراد
چند تصویریں: سیرت ﷺ کا البم سے	خرم مراد
Who is Muhammad?	خرم مراد
چہل احادیث	مُرتبہ: خرم مراد
چالیس احادیث	مُرتبہ: خرم مراد
اُمت محمدی ﷺ کا عالمی مشن	خرم مراد

مکمل فہرست کے لیے اپنا پتا SMS کیجیے
0332-0034909, 0320-5434909

نقد یا ڈرافٹ کے ساتھ آرڈر دیں یا وی پی طلب کریں

منشورات

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور - 54790
فون : 042 - 3543 4909
فیکس : 042 - 3543 4907
manshurat @gmail.com
@hotmail.com
@Yahoo.com

خریداروں سے گزارش

- ......دفتری امور کے بارے میں خط و کتابت کرتے ہوئے ''خریداری نمبر'' کا حوالہ ضرور دیجیے۔
- ......ڈاک کی بہتر اور یقینی ترسیل کے لیے اپنے پوسٹل کوڈ سے ایس ایم ایس کے ذریعے آگاہ فرمائیے۔

(ادارہ)

© rasailojaraid.com